روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۲۷/۴۲ | بدھ ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ، یکم وفا ۱۳۷۱ ہش، یکم جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصدِ حیات ـ عبادتِ الٰہی

خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلۂ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ اور حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہیئے اور صرف اسی کے لئے یہ کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور، اور ہی اور خواہشات ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صـ۱۸۴)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی کیا انسانوں نے گمان کر لیا ہے کہ ہم آمنّا ہی کہہ کر چھٹکارا پا لیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدّم کیا ہے یا نہیں؟ آج کل اس زمانہ میں جب لوگ خدا تعالیٰ کی راہ کو اپنے مصالح کے خلاف پاتے ہیں یا بعض جگہ حکّام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کی راہ سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گذار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اُتار لے۔ تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بے وفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۲)

سلام و دُعا

مکرم بکری عبیدی صاحب نے جو تنزانیہ کی مشہور شخصیت امری عبیدی کے صاحبزادے اور سلسلہ کے مربّی ہیں، مورو گورو سے لکھا ہے کہ ان کی شادی مکرمہ آشا صاحبہ بنت مکرم و محترم شعبان رمضان صاحب سے ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور مکرم بکری عبیدی صاحب کو بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق دے۔

آپ نے ربوہ کے جملہ احباب کو جو خدا کے فضل سے ان کی نظم خوانی (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظمیں) کی وجہ سے ان سے خوب متعارف ہیں، کو سلام بھیجا ہے اور دعا کی درخواست بھی کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ میں شب و روز مصروف ہیں۔

الفضل ۹۔ جون کے شمارے میں خاکسار کی جو نظم شائع ہوئی ہے اس کے پانچویں شعر کے دوسرے مصرع کو یوں پڑھا جائے۔

میں نے دئے جلائے تھے اک اک منڈیر پر

نسیم سیفی

زندہ قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں۔ ہم نہ صرف زندہ قوم ہیں بلکہ زندہ تر ہیں۔

خدا تعالیٰ سے ہر قسم کے رُوحانی علوم حاصل کرنیکی کوشش کرو

اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"مجھے یاد ہے حافظ روشن علی صاحب اور میں دونوں حضرت (امام) اوّل (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) سے پڑھا کرتے تھے۔ بعض اور دوست بھی ہمارے اس سبق میں شریک تھے۔ حافظ صاحب کی عادت تھی کہ وہ بات بات پر بال کی کھال ادھیڑنے کی کوشش کرتے اور بڑی سختی سے جرح کرتے تھے۔ ابھی ہم نے بخاری کا سبق شروع ہی کیا تھا اور صرف دو چار سبق ہی ہوئے تھے کہ حضرت (امام) اوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) ان کے سوالوں سے تنگ آگئے وہ سبق کو چلنے ہی نہیں دیتے تھے۔ پہلے ایک اعتراض کرتے اور جب حضرت (امام) اوّل اس کا جواب دیتے تو وہ اس جواب پر اعتراض کر دیتے۔ پھر جواب دیتے تو جواب الجواب پر اعتراض کر دیتے۔ اور اس طرح ان کے سوالات کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا کہتے ہیں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ میری عمر اس وقت بیس اکیس سال کی تھی اور طبیعت بھی تیز تھی۔ حافظ صاحب کو سوالات کرتے دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ میں کیوں پیچھے رہوں چنانچہ چوتھے دن میں نے بھی سوالات شروع کر دیئے۔ ایک دن تو حضرت (امام) اوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ چپ رہے مگر دوسرے دن جب میں نے بعض سوالات کئے تو آپ نے فرمایا حافظ صاحب کے لئے سوالات کرنے جائز ہیں تمہارے لئے نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ دیکھو تم بڑی مدت سے مجھ سے ملنے والے ہو اور تم میری طبیعت سے اچھی طرح واقف ہو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ میں بخیل ہوں یا کوئی علم میرے پاس ایسا ہے جسے میں چھپا کر رکھتا ہوں۔ میں نے کبھی کوئی بات دوسروں سے چھپا کر نہیں رکھی۔ جو کچھ آتا ہے وہ بتا دیا کرتا ہوں۔ اب خواہ تم کتنے اعتراض کرو۔ میں نے تو بہرحال وہی کچھ کہنا ہے جو میں جانتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں کچھ بتا نہیں سکتا۔ اب کسی بات کے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو جو بات میں نے بتائی ہے وہ معقول ہے تم اسے سمجھے نہیں۔ اور یا پھر جو بات میں نے بتائی ہے وہ غلط ہے اور تمہارا اعتراض درست ہے۔ اگر تو جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ غلط ہے تو یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ میں بددیانتی سے تم کو دھوکہ دینے کے لئے کوئی بات نہیں کہتا۔ میں جو کچھ کہتا ہوں اسے صحیح سمجھتے ہوئے ہی کہتا ہوں۔ ایسی صورت

باقی صـ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم وفا ۱۳۷۱ ہش — یکم جولائی ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

۱ــــ کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہو گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب ہیں۔

۲ــــ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقّت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سِر کیا ہے۔ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مراحل اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔

۳ــــ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں کہ موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفائت نہ کرو اور خوش ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کر لے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

۴ــــ اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کا کلید ہے۔ جیسے باغ کے دروازے پر کلید ہو۔ دُور سے پھل پھول نظر آتے ہیں۔ مگر اندر نہیں جا سکتے۔ اگر قفل کھول دیا جائے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔

۵ــــ یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔

کھینچ دو دیوار میری راہ میں
تیز کر دو گردشِ چرخِ کہن
رُک نہیں سکتا کبھی میرا سفر
منزلوں کی ہے مجھے ایسی لگن

ابوالاقبال

حُسنِ سیرت

حُسنِ صورت ہے جلالِ دلبری
حُسنِ سیرت ہے جمالِ دلبری

حُسنِ صورت غازۂ رُوئے چمن
حُسنِ سیرت کیا ہے خوشبوئے عدن

حُسنِ صورت ہے نظر کا سبز باغ
حُسنِ سیرت جنّتِ قلب و دماغ

حُسنِ صورت زر خریدِ اہلِ زر
قفلِ آسانِ کلیدِ اہلِ زر

حُسنِ صورت جاذبِ خاشاک و خس
انجمن آرائے اربابِ ہوس

حُسنِ سیرت چشمۂ آبِ بقا
چشمِ اسکندر سے جو پنہاں رہا

حُسنِ سیرت انبساطِ اہلِ دل
خالقِ رُوحِ نشاطِ اہلِ دل

تجھ میں ہے اے خوش جمال و خوش خصال
حُسنِ صورت حُسنِ سیرت کا وصال

لعل و گوہر سے تہی داماں ہوں میں
صرف دل ہے اور ترا خواہاں ہوں میں

روشن دین تنویر

بقیہ: صدا سے آگے

ہیں خواہ تم کتنے اعتراض کرو۔ میں تو وہی کچھ کہتا چلا جاؤں گا جو میں نے ایک دفعہ کہا اور اگر میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے تو اس پر اعتراض کرنے کے معنے یہ ہیں کہ وہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔ ایسی حالت میں اگر تم اعتراض کرو گے تو اس سے تمہاری طبیعت میں ضد پیدا ہو گی۔ کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس لئے میری نصیحت یہ ہے کہ تم سوالات نہ کیا کرو بلکہ خود سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو۔ اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں آجائے تو اسے مان لیا کرو اور اگر سمجھ میں نہ آئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ خود تمہیں سمجھائے اور اپنے پاس سے علم عطا فرمائے۔"

(خطاب فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو فرمایا ۔

بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ چندہ کی کمی میں کچھ حصہ زمینداروں کا ہے ۔ زمینداروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دس روپیہ فی من ہمارا حق ہے ۔ حالانکہ چھ سات روپیہ فی من بھی غنیمت ہے ۔ گندم کی قیمت تو تین چار روپیہ کے درمیان آجائے گی ۔ دراصل گندم کی قیمت پر زیادہ کرنا آمد بڑھانے کا ذریعہ نہیں آمد بڑھانے کا ذریعہ پیداوار بڑھانا ہے ۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں گندم کی پیداوار زیادہ ہے ۔ روس میں کہا جاتا ہے کہ گندم کی پیداوار فی ایکڑ چالیس پچاس من تک پہنچ گئی ہے ۔ لیکن ہمارے ملک میں گندم کی پیداوار کی اوسط فی ایکڑ سات من ہے ۔ سرگودہا کے ضلع کے علاقہ میں تو بیس پچیس من فی ایکڑ ہو جاتی ہے ۔ لیکن سارے ملک میں اوسط پیداوار کا ہونا اور چیز ہے ۔ سندھ میں ایک کھیت سے جو کہ میرے قبضہ میں ہے بیالیس من کپاس نکلی ہے ۔ اور ساری کپاس کی اوسط چھ سات من پڑی ہے ۔ اگر اوسط پیداوار بڑھائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں اس وقت ایک کھیت ہے ۔ ایک کھیت سے چھ سات من گندم نکلتی ہے وہاں اسی کھیت سے تیس چالیس من نکلے گی ۔ اور اس طرح اگر گندم کی قیمت گر کر تین چار روپیہ فی من تک بھی پہنچ جائے تب بھی زمینداروں کی آمد موجودہ آمد سے بڑھ جائے گی ۔ زمینداروں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ محنت زیادہ کریں ہمارے ملک کے زمیندار محنت بھی بہت کم کرتے ہیں ۔ میرا ارادہ ہے کہ زمینداروں کی بھی ہر سال ایک کانفرنس بلائی جائے ۔ اور انہیں بتایا جائے کہ وہ زیادہ محنت کیسے کر سکتے ہیں ۔ نوجوانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ کام کریں اور محنت کریں تا جہاں ان کی آمد میں اضافہ ہو ۔ وہاں چندوں میں بھی زیادتی ہو ۔ نوجوانوں پر ذمہ داری زیادہ ہے ۔ اگر پچھلی نسل تین لاکھ روپیہ چندہ دے سکتی تھی تو نوجوان چھ لاکھ روپیہ کیوں نہیں دے سکتے ۔ آپ کہیں گے کہ ہماری آمدن کم ہے ۔ میں کہوں گا تم صاحبِ ایمان ہو پھر تمہاری آمدن کیوں کم ہے ۔ اگر تم کہو کہ ہمارے ابھی حالات نہیں بدلے ۔ تو میں کہوں گا کہ حالات کا بدلنا بھی تمہارا اپنا کام ہے ۔ آپ حالات کو بدلیں ۔ اور اپنا معیار ایسا بنائیں کہ پہلوں سے بڑھ کر چندہ دیں ۔ لیکن حال یہ ہے کہ ابھی تک دفتر دوم کے وعدے ایک لاکھ تیس ہزار تک پہنچے ہیں اور اس میں انصار بھی شامل ہیں ۔ پچھلے لوگوں نے اگرچہ اس سال خطرناک سستی کی ہے لیکن وہ پہلے سالوں میں ہر سال سے بڑھ کر چندہ دیتے رہے ہیں ۔ اور خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سال کی غفلت دور کر کے بھی وہ جلد اپنے مقام کو حاصل کر لیں گے ۔ بہر حال آپ کا فرض ہے کہ ان سے آگے نکل جائیں ۔ کیونکہ دوسری سیڑھی پہلی سیڑھی سے اونچی ہوتی ہے ۔ انہوں نے اگر تین لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے تو تم چھ لاکھ روپیہ چندہ دو اور اگر انہوں نے سال میں ۱۰۰ فیصدی چندہ ادا کر دیا ہے تو تم اپنی ادائیگی کے معیار کو ان سے بلند کرو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر غفلت ہوئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمیں بہت سے مشن بند کرنے پڑینگے ۔

پس میں نہیں سمجھتا کہ اس تجویز کے پیش کرنے کا کیا فائدہ ہے ۔ اور تم اس کے متعلق کیا کہو گے ۔ آخر چندوں میں جو سستی ہے اس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک احمدی بچہ ہوگا ۔ اور اس نے تحریک جدید میں حصّہ نہیں لیا ہوگا ۔ لیکن تم نے اسے تحریک نہیں کی ہوگی ۔ یا ایک نو احمدی تمہارے ہمسائے میں رہتا ہے اور وہ تحریک جدید سے ناواقف ہے ۔ تم نے اسے واقفیت بہم پہنچا کر اسے تحریک جدید میں شامل نہیں کیا ہوگا ۔ یا تم نے اپنی شان کے مطابق وعدہ نہیں کیا ہوگا ۔ اور اگر وعدہ کیا ہوگا تو اسے سال بھر میں پورا نہیں کیا ہوگا ۔ پس سوائے اس کے کہ تم اقرار کرو کہ ہم نے اس بارہ میں سستی سے کام لیا ہے ۔ اور تم کہو گے کیا ۔ اور یہ اقرار کرنا کہ میں ہر احمدی کے پاس جا کر اس سے وعدہ لونگا ۔ اور اگر میرے کسی دوست نے یا میں نے خود اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ نہیں کیا تو میں خود بھی حیثیت کے مطابق وعدہ کرونگا ۔ اور اس دوست سے بھی اس کی حیثیت کے مطابق وعدہ لوں گا ۔ اور پھر اگر میں نے وعدہ کیا ہے اور وقت پر ادا نہیں کیا تو میں اسے وقت پر ادا کرونگا ۔ یہی عہد ہے جو تم اب کر سکتے ہو ۔ تم عہد کرو اور پھر سستی کرو یا تم اب زبانی وعدہ تو کر رہے ہو اور دل سے یہ کہہ رہے ہو کہ ہم اسے پورا نہیں کریں گے ۔ تو پھر اس عہد کا کچھ فائدہ نہیں ۔ تو میں تم سے ان چاروں باتوں کا عہد لونگا ۔ اور وہ عہد یہ ہے کہ آپ کے ہمسائے میں یا آپ کے گاؤں میں یا آپ کے محلہ میں اگر کوئی ایسا احمدی ہو جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہا ۔ تو آپ اسے تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ یہاں تک کہ ایک بھی احمدی نہ رہے جو تحریک جدید میں حصہ نہ لے رہا ہو ۔ میں تحریک جدید کی پرانی شکل پھر قائم کر دیتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ کم از کم یونٹ پانچ روپیہ ہو ۔ کوئی شخص پانچ روپیہ سے کم رقم تحریک جدید میں نہ دے ۔ اس سے زیادہ دینے والے کو ہم مجرم نہیں گردانیں گے ۔ خواہ اس کی آمدنی کتنی ہی زیادہ ہو ۔ اپنے اخلاص کی نسبت سے کوئی شخص زیادہ دے تو دے ۔ پہلے شرط یہ تھی کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والا کم از کم پچیس فیصدی دے ۔ لیکن پرانی صورت میں سو روپیہ ماہوار آمد والا بھی اگر پانچ روپے دیتا تھا تو ہم اسے کہتے تھے اچھا پانچ ہی دے دو ۔ لیکن ہوتا یہ تھا کہ وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوتے ہوئے ۱۵۰ روپیہ دیتا تھا ۔ پس جماعت میں اخلاص کی روح بڑھانے کے لئے میں ۲۵ فیصدی والی شرط واپس لیتا ہوں ۔ پانچ روپیہ یونٹ ہوگا ۔ اگر پہلے سال ایک ہزار روپیہ ماہوار آمد والا بھی پانچ روپیہ دینا چاہتا ہے تو بے شک دے پھر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ جتنا بڑھانا چاہے بڑھاتا چلا جائے ۔ اور میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں حصہ نہ لے رہا ہو ۔ آپ ہر احمدی کو تحریک کریں کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لے ۔ اگر وہ پانچ روپیہ ہی لکھاتا ہے ۔ بے شک لکھائے ۔ لیکن دوسرے دن اس کے پاس جائیں کہ آپکی حیثیت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہے ۔ آپ پانچ روپیہ کی بجائے اپنا وعدہ دس روپیہ کر دیں ۔ پھر اگر وہ اپنا وعدہ دس روپیہ کر دے تو تیسرے ماہ کے بعد پھر اس کے پاس جائیں اور کہیں کہ آپکی حیثیت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وعدہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔ آپ اپنا وعدہ دس روپیہ سے بیس روپیہ کر دیں ۔ یہاں تک کہ وہ اپنے معیار کے مطابق آ جائے ۔ دوسرے ہر شخص کو احمدیت میں داخل ہوتے ہی تحریک جدید سے واقف کریں ۔ اور اسے تحریک کریں کہ وہ اقل ترین رقم دے کر اس میں شامل ہو ۔ چوتھے تحریک جدید کے چندے اور دوسرے چندے وقت پر وصول کریں اگر یہ سب باتیں ہو جائیں تو دفتر بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے گا ۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اسی طرح اللہ تعالیٰ جہاں یہ کہتا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں ۔ وہاں بھی وہ آدمیوں کا ہی ذکر کرتا ہے ۔ جانوروں کا ذکر نہیں کرتا ۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو نہیں سنتا ۔ وہ صرف اس شخص کی پکار کو سنتا ہے جسے یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ہی سب ذمہ داری نہیں بلکہ مجھ پر بھی کچھ ذمہ داری ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ اے خدا ! فلاں کی لڑکی مجھے اُدھال کر لا دے یا فلاں کا مال مجھے دے دے یا میرے فلاں دشمن کی جان نکال دے ۔ تو خدا تعالیٰ اپنے آپ کو ان دعاؤں کا مخاطب نہیں سمجھتا ۔ پس فرمایا (تم میری بات مانو) میں ہر اس دعا کو سنتا ہوں جس کا کرنے والا پورے طور پر میرے احکام پر عمل کرے اور پھر اسے مجھ پر پورا یقین بھی ہو اور جو ایسا کرتے ہیں وہ غلط دعائیں مانگتے ہی نہیں ۔ پس خدا تعالیٰ بھی یہاں انسانوں کا ذکر کرتا ہے ۔ حیوانوں کا نہیں اور فرماتا ہے کہ میں دعائیں سنتا ہوں لیکن اس کے لئے دو شرطیں ہیں اول دعا کرنے والا پورے طور پر میرے احکام پر عمل کرے ۔ دوم اسے مجھ پر یقین بھی ہو ۔ جب اسے مجھ پر یقین ہوگا تو اس کا اعتماد بھی دعا کی قبولیت کے لئے اکسائے گا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ ۔ ترجمہ محمد زکریا ورک

اس جہان میں جنّت

اسی جہان میں اگر کوئی شخص جنت کے مزے لینا چاہتا ہے تو اسے اپنے دماغ میں سے تاریک خیالات کو خیرباد کہہ دینا ہوگا اس لئے کہ خیال ہی تو عزائم کا معیار ہے انسان جو کچھ بھی ہے خیالات کا ہی مجموعہ ہے۔ قوتِ ارادی اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کو اپنے دماغ کو شیطانی خیالات سے پاک رکھنا چاہیئے۔ شیطان ایک نحیف دشمن نہیں اور اسی وجہ سے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور یہی ایک وجہ ہے کہ انسان کو ہر وقت چوکس رہنا چاہیئے۔ وگرنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطانی خیالات ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے جس سے بہشتی اخلاق کی پرورش میں مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

ذیل میں ہم ان سیاہ اور بھیانک امور کی فہرست دے رہے ہیں جن سے بچنا لازم ہے۔ فکر و تشویش، ضد، جھوٹ، انتقام بغاوت، گالی گلوچ، ناواجب جوش، کبر، لغو گوئی، چشمک، پژمردگی، حسد، بددیانتی، ظلم، مایوسی، استہزا، ٹھٹھے بازی، شک و شبہ، دل شکستگی، بغض، غیبت، دھوکہ بازی، بدخواہی، بے صبری۔ یہ وہ سیاہ بھیانک چڑیلیں ہیں جو روح کے لئے زہر قاتل ہیں۔ یہ اخلاق اور روح کو سیاہ کر دیتی ہیں ان کا کام جنت کی طرف لے جانا نہیں بلکہ اس سے بے راہ کرنا ہے قرآن کریم اصلاحِ نفس کی وضاحت فرماتا ہے جو پاک بنے گا وہ یقیناً کامیاب ہو جائے گا۔ یہی (دینِ حق) کے پیغام کی روح ہے۔ جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

اس لئے جو اس حقیقت کو نہ سمجھا اس نے مقصدِ دینِ حق کو بھی نہ سمجھا۔ جو انسان میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ نیز اسی جہان میں جنت مہیا کر سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دیانتداری اور صدقِ دل سے اس کے لئے جدوجہد کی جائے۔ ذیل کی نظم اس کی بھرپور عکاسی کرتی ہے:۔

انگریزی سے ترجمہ۔

میں اس سے مخاطب ہوں جو اپنے
گناہوں سے نبرد آزما ہے۔
اور ان پر غالب آجاتا ہے
اور سال بہ سال اپنے نفس امارہ
کے مقابل پر
سعی پیہم میں مصروف رہ کر اسے
تسخیر کر لیتا ہے۔
مخاطب ہوں اس سے جو غالب ہوا
گناہوں کی دیوار سے ٹکرا گیا۔

اس سلسلے میں یہ بھی تو کہا گیا ہے "جس نے اپنے نفس پر فتح حاصل کی وہ ملکوں پر فتح حاصل کرنے والے شخص سے عظیم تر ہے"۔

تاریک جذبات و خیالات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، ان کو مغلوب کرنا بظاہر مجذوب کی بڑ معلوم ہوتی ہے۔ اور منزل ایسی لگتی ہے گویا کہ چاند پر کوئی اُتر جائے مگر درحقیقت یہ ایسا نہیں اور یہ منفی اندازِ فکر ہے۔ بلاشبہ نظریہ بہت عظیم ہے۔ لیکن ایک (فرمانبردار) کو تو تعلیم ہی یہ دی گئی ہے کہ وہ بلند نظری پیدا کرے۔ وہ لوگ جو اپنی روحانی رفعتوں کے خواہاں ہیں خدا تعالیٰ بھی ان کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے اس لئے کہ اس دنیا میں انسان کے لئے یہی منشاء ہے۔ اس لئے استقلال اور عزم کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں اور وقت آجائے گا کہ اسے ان کوششوں کے ثمر مل جائیں گے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"(دینِ حق) انسان کو مایوسی سے بچاتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ اس کی غلطیوں کے باوجود وہ روحانی اور عملی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ جو انسان کا مقصدِ حقیقی ہے۔ اور اسے اس بات کی ترغیب دلاتا ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے حصول کے لئے اپنی کوششوں میں کمی نہ آنے دے اور ایک وقت آئے گا کہ آخرکار وہ اپنے مقصد میں بامراد ہو جائے گا"۔

جب انسان کے دوسروں کے ساتھ تعلقات میں رنجش پیدا ہو تو وہ گناہ اور غلطیاں ظہور میں آتے ہیں جن کی فہرست اس سے پہلے دی گئی ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دوسروں کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں لکھا ہے:۔

"میں نے اپنے دل میں سے غصّہ اور نفرت کو نکال دیا ہے"۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کبھی دوسروں کی کمزوریوں کے بارہ میں گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کبھی ان الفاظ کا بھی بُرا نہیں مناتے تھے جو مخالفین آپ کے بارہ میں استعمال کرتے تھے۔

لیکن تشویش، حسد، طمع، نفرت، غصّہ اور بدخواہی ہمیشہ روحانی قویٰ کو گھن کی طرح کھا جاتے ہیں۔

گناہوں اور خطاؤں کا اوپر ذکر تو ہو چکا جو اس دنیا میں بہشت کے حاصل کرنے میں روک بن جاتے ہیں۔ اب ہم ان نیکیوں کا ذکر کرتے ہیں جو جنتی دروازوں کے کھولنے میں مددگار ہوتی ہیں۔ محبت، کشادہ نظری، ہمدردی، بزرگی، رحم، ضبطِ نفس، دیانت، صبر، خلوص، سادگی، استقلال، قناعت، صفائی، صدقہ، بشاشت، اخلاص، عدل، مدد، وقار، جرأت، شرافت، ثابت قدمی، عفو، مہمان نوازی، احسان شناسی، حلم، شفقت، بے غرضی وغیرہ وغیرہ۔ ہر (فرمانبردار) کو اپنے اندر یہ عادات و صفات پیدا کرتے رہنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

انسان اپنے خیالات پر حکومت کرتا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ایک وقت آجاتا ہے کہ انسان وہی بن جاتا ہے جو اس کے خیالات ہوتے ہیں۔

سلوک کی راہوں پر سفر کرنے والے جو جنت کی روشنی پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں، ان کے لئے پاک اور بلند خیالی ہی لازم ہے جب تک دماغ میں پست خیالی اور ناپاک خیالات حاوی رہیں گے۔ روحانی رفعتوں میں رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں گی۔ اصلاحِ نفس بڑی حد تک پاکیزہ خیالات پر ہی منحصر ہوتی ہے اور یہی مقصدِ حیات ہے۔

تقویٰ کی راہیں جنت کے باغوں میں سے ہو کر گزرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی بار بار تلقین کرتا ہے۔ موجودہ حالات پر کبھی قناعت کرنا مناسب نہیں۔ نفس کی مسلسل اصلاح ہر شخص کا مقصدِ حیات اور مطمح نظر ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ایک حقیقی صاحبِ ایمان کا اور کوئی مقصد نہیں ہونا چاہیئے۔ اگرچہ اگلی زندگی میں نیک و بد اعمال کرنے کی طاقت تو نہ ہوگی لیکن بہشتی لوگوں کا انداز یہی ہوگا۔ یہ نیک روحیں اللہ تعالیٰ کے حضور اسی کے لئے دست بدعا ہوں گی کہ انہیں اپنا زیادہ سے زیادہ قرب عطا کرے۔

"ان کا نور ان کے آگے آگے بھاگتا جائے گا۔ اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پورا کر دے۔ اور ہمیں معاف فرما تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

اوپر جو بات بیان کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنے والی زندگی میں بھی ارواح جنت میں بھی آگے بڑھتے اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ اور اس صورت میں انسان اس دنیا میں کس طرح اپنی موجودہ حالت پر قناعت کر سکتا ہے۔ ترقی کی ہر وقت گنجائش ہے۔ اور جوں جوں انسان آگے بڑھتا ہے ترقی کے وسیع میدان سامنے آتے جاتے ہیں۔ اور جب انسان کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ نعماءِ جنت کی بھی مختلف اقسام ہوں گی تو اس کے لئے خواہش بھی بڑھتی چلی جاتی ہے تاکہ اپنے آپ کو خوب سے خوب تر کرتا چلا جائے۔ تاکہ بہتر سے بہتر انعامات کا وارث بن سکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ "اور ان سب کو ان کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے"۔

ہر عقلمند شخص یہ بات جانتا ہے کہ انسان کی آواز سے اس کے جذبات اور احساسات کا اظہار ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی گفتار میں نامناسب اور گھناؤنے الفاظ استعمال نہ کرے اور ایسی باتیں کرے جن سے شگفتگی کا اظہار ہو۔ جیسے خیالات ہوں انسان ویسا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی گفتگو بھی اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ یہ بات خوب سمجھ لو کہ انسان کی گفتگو اس کی شخصیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان جو بننا چاہتا ہے اس کے مطابق گفتگو کا انداز رکھے، تو اسی کے مطابق بن جائے گا اور اگر وہ چاہتا ہے کہ روحانی ابن اللہ بن جائے اور جنت میں اس کا خاص مقام ہو تو اس کی گفتگو اسی انداز کی ہونا لازم ہے۔

گفتگو روح کا آئینہ ہوتی ہے۔ اگر کبھی کوئی دل شکستگی یا مایوسی کی بات کرنی ہو تو اس سے پرہیز کرے، اور بہتر یہ ہے کہ گفتگو کا موضوع تبدیل کرے۔ یا پھر خاموشی اختیار کرے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عادت میں یہ بات داخل تھی کہ آپ کبھی کسی کے بارہ میں تحقیر آمیز گفتگو نہیں فرماتے تھے خواہ اس میں کتنی ہی کمزوریاں ہوں۔

احسان مندی بھی وہ جذبہ ہے جس سے دینے والا اور لینے والا دونوں ہی محظوظ ہوتے ہیں۔ ایک احمدی کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرنے کے لاتعداد مواقع ہیں اور اس دنیا میں انسان کے لئے لاتعداد محرومیاں بھی آتی ہیں۔ لیکن احمدی (۔) کے لئے تو یہی بہت عظیم انعام ہے کہ اسے احمدیت کی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی۔

انتہائی احسان ناشناسی ہوگی کہ

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: چوتھا آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ مرکز میں کب منعقد ہوا؟

ج: ۱۱، ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء کو لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی طرف سے چوتھا آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ کا انعقاد مرکز سلسلہ ربوہ میں ہوا۔

س: لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی طرف سے ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کا کورس کب شروع ہوا؟

ج: ۱۹۸۴ء میں لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی طرف سے ابتدائی طبی امداد کا کورس شروع ہوا جس میں بچوں کی عمومی بیماریاں اور ان کا علاج، وبائی امراض اور ان کی روک تھام، زخم یا چوٹ آنے پر یا حادثہ کی صورت میں خون بند کرنے، زخم کی صفائی وغیرہ کی ابتدائی طبی امداد سکھائی گئی۔

س: لاہور اور کراچی میں لجنات کی مجالس سوال وجواب کب منعقد ہوئیں؟

ج: جنوری ۱۹۸۴ء میں لاہور اور فروری ۱۹۸۴ء میں کراچی کی لجنہ کے زیر اہتمام مجالس سوال وجواب منعقد ہوئیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ بنفسِ نفیس ان مجالس میں موجود تھے۔

س: جماعتِ احمدیہ پر حکومت پاکستان کی طرف سے اظہار عقیدہ پر پابندیاں کب لگائی گئیں؟

ج: رسوائے عالم آرڈیننس بعنوان امتناع قادنیت آرڈیننس ۲۶، اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر ضیاء نے علماء کے مطالبہ پر جاری کیا۔

س: سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کب بیرونِ ملک تشریف لے گئے؟

ج: ۲۸، اپریل ۱۹۸۴ء کو حضور ربوہ سے باہر تشریف لے گئے اور بعافیت ۳۰، اپریل کو لندن پہنچ گئے۔

س: سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات کب ہوئی اور تدفین کب؟

ج: سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات ۱۵، جون ۱۹۸۴ء کو ربوہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ ۱۶، جون کو صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی اور ۱۶، جون کو ہی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

س: سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی لجنہ اماءاللہ میں کیا خدمات ہیں؟

ج: آپ کو لجنہ اماءاللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ عرصہ قیام لاہور میں لاہور کی لجنات کی صدر رہیں۔ ربوہ میں بھی نائبہ اور جنرل سیکرٹری رہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات مہمانان کے انتظام کا بار بھی ان پر ہی ہوتا۔

س: بیرونی ممالک میں کن کن لجنات کے سالانہ اجتماع منعقد ہوئے؟

ج: فرینکفورٹ مغربی جرمنی میں لجنہ اماءاللہ کا اجتماع سالانہ ۷، جولائی ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوا۔

۲۔ لجنہ اماءاللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۱۴، ۱۵، اگست ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوا۔

۳۔ لجنہ اماءاللہ ہالینڈ کا تیسرا سالانہ اجتماع نومبر ۱۹۸۴ء میں اور

۴۔ لجنہ اماءاللہ ہمبرگ کا پانچواں سالانہ اجتماع ۱۴، اکتوبر ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوا۔

س: اخبار الفضل کب بند ہوا۔

ج: ۱۴، دسمبر ۱۹۸۴ء کو حکومت کی طرف سے الفضل کی اشاعت پر پابندی لگادی گئی۔

س: حضرت بو زینب صاحبہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور تدفین کہاں ہوئی؟

ج: حضرت بو زینب صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلوی اہلیہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات ۲۴، اگست ۱۹۸۴ء کو بعمر اکانوے سال لاہور میں ہوئی اور ۲۵، اگست ۱۹۸۴ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

س: ۱۹۸۴ء میں جامعہ نصرت سے نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالی طالبہ کون تھیں؟

ج: جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ عابدہ منصورہ نے یونیورسٹی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

س: ۱۹۸۴ء میں لجنہ وناصرات کے سالانہ اجتماع منعقد نہ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

ج: حکومت پنجاب کی طرف سے ان اجتماعات کے انعقاد پر پابندی کے باعث اجتماعات منعقد نہ ہوسکے۔

س: اس سال مصباح کتنا عرصہ بند رہا؟

ج: تین ماہ

بشکریہ نگار۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء

فرانسیسی ضرب الامثال

- ایک سوراخ بند کرنے کے لئے دوسرا چھید لینا۔
- تم جو چاہتے ہو کرو۔ نتیجہ جو ہونا ہوگا نکلے گا۔
- ایک بیوقوف عورت اپنے قیمتی اسباب سے پہچانی جاتی ہے۔
- روزِ حق کو نہیں مانتا۔
- ایک پن (سوئی) کی تلاش کرنے کے لئے ایک موم بتی روشن کرنا۔
- زیادہ بولنے والا زیادہ جھوٹا آدمی ہے۔
- زیادہ اترانے والا بہت تھوڑا کام کرنے والا ہوتا ہے۔
- بڑے سر اور تھوڑی عقل۔
- اس نے اپنے تمام انڈے ایک ٹوکرے میں ڈال دئے ہیں۔
- بوڑھی گائے کا خیال ہے کہ وہ کبھی بچھیا نہیں تھی۔
- ہمیشہ یہی اچھا ہے کہ اپنے گھوڑے کی لگام خوب پکڑی رکھو۔
- جو مغز کھانا چاہتا ہے اس کو بادام توڑنا پڑے گا۔
- سمندر کی تعریف کرو مگر کنارہ پر ہی رہو۔
- دروازہ یا کھلا چاہیئے یا بند۔
- بولنے سے پہلے سات مرتبہ اپنی زبان پھیر لو۔
- مچھلیوں کو تیرنا مت سکھلاؤ۔
- کسی منگتے کے دولتمند ہوجانے سے اس میں جتنا غرور ہوجاتا ہے۔ اس کی کہیں مثال نہیں۔
- کسی راز کو پوشیدہ رکھنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ اس کی بابت کچھ تذکرہ نہ کیا جاوے۔
- جو گھوڑا کبھی نہیں لڑکھڑاتا وہ بہت عمدہ ہے۔
- جو لوگ کچھ کام نہیں کرتے وہ سب سے زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔
- کوئی جھاڑی اتنی چھوٹی نہیں جو سایہ نہ رکھتی ہو۔
- بیوقوف بیچنے والوں کی نسبت بیوقوف خریدنے والے بہت ہیں۔
- ایک خوبصورت پنجرے سے پرندکو خوراک تو نہیں مل جاتی۔
- قصور اُس کی نسبت سے کہ جس سے سرزد ہوتا ہے بڑا ہے۔
- تلوار کی نسبت شکم پُری نے زیادہ خون کئے ہیں۔
- عقاب مکھیوں کا شکار نہیں کرتا۔
- مرغی کی آنکھیں اس کے چوزوں کے ساتھ ہیں۔
- سب سے بڑی عیاری یہ ہے۔ کہ مطلق عیاری نہ ہو۔
- زنگ لگنے سے استعمال میں آتے رہنے سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔
- جب لوگوں کو پتہ لگتا ہے کہ زندگی کیا چیز ہے۔ تو یہ آدھی خرچ ہو چکتی ہے۔
- سُننے والا چغلی خور ہو جاتا ہے۔
- بیوقوف اپنے آپ کو اپنے ہی چاقو سے کاٹ لیتا ہے۔
- بدقسمتی گھوڑے پر سوار ہو کر آتی ہے اور پیدل جاتی ہے۔
- بیماری کی نسبت اکثر طبیب کا زیادہ ڈر ہوتا ہے۔
- پن چکی اس پانی سے نہیں پھرتی جو آگے نکل چکا ہے۔
- کانٹا دنیا میں نوک آگے (سامنے) کئے ہوئے آتا ہے۔
- پہلا گھونسا ایسا ہے جیسے دو گھونسے مارے جائیں۔
- غائب ہمیشہ غلطی پر ہوتے ہیں۔
- بچے ایسے ہی تیار ہوتے ہیں جیسا کہ ان کو تیار کیا جاتا ہے۔
- وہ ہمیشہ بڑے بیل ہی نہیں ہوتے جو دن بھر میں اچھا کام کرتے ہیں۔
- منحوس خبر کے پَر ہوتے ہیں۔
- زیادہ مکار (عیار) سب سے پہلے پکڑے جاتے ہیں۔
- بادشاہوں کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔
- ہل بیلوں کے آگے جوت دینا۔
- ایک سیاہ مرغی ایک سفید انڈا دیتی ہے۔
- ہر شخص پہلے ہار کر سیکھتا ہے۔
- نائی بیوقوف کی ڈاڑھی پر حجامت کرنا سیکھتا ہے۔
- جب بلی چلی جاوے تو چوہے کھیلتے ہیں۔
- جس سڑک پر لوگ چلتے ہیں اس پر گھاس نہیں اُگتی۔
- جو کام کہنے سے آسان ہے وہ کرنے میں مشکل ہے۔
- دکھتی آنکھوں کیلئے روشنی اچھی نہیں۔
- اُبلتی ہوئی ہانڈی پر مکھیاں نہیں بیٹھیں گی۔
- ناتراشیدہ الفاظ کیلئے بہرے کان

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان نون

محترم میاں گل محمد گوندل صاحب

؎ رات دن زیر زمیں لوگ چلے جاتے ہیں
نہیں معلوم تہہ خاک تماشا کیا ہے

۱۳ جون کو ۱۱ بجے دن کے قریب لاہور سے ٹیلی فون پر یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ میاں گل محمد گوندل وفات پا گئے ہیں۔ جنازہ میں شرکت اور آخری دیدار کی خواہش میں بھاگم بھاگ لاہور پہنچے تو تابوت لحد میں اتارا جا چکا تھا۔ اور مٹی ڈالی جا رہی تھی۔ ہم نے بھی چند مٹھی مٹی ڈال کر گویا بہت دیرینہ تعلقات، اخوت اور وفا شعاری کا ثبوت دیا۔ نہ جنازے میں شریک ہو سکے نہ آخری بار وہ مسکراتا چہرہ دیکھنا نصیب ہوا۔

میاں صاحب کا تعلق کوٹ مومن کے ایک معزز خاندان سے تھا۔ ان کے والد ماجد حضرت میاں خدا بخش گوندل تھے جنہوں نے غالباً ۱۹۰۲ء/۳ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میاں گل محمد منجھلے بیٹے تھے۔ ہم انہیں "بھائی گل" کہہ کر پکارتے تھے۔ اور اس بظاہر آدھے نام میں جو اپنائیت، یگانگت اور پیار تھا وہ القاب کے ساتھ پورے نام میں کہاں۔ بھائی گل کو اللہ کی رضا حاصل رہی وہ عالی مقام اور نامور باپ کے بیٹے تو تھے ہی۔ انہیں دامادی کا شرف ایک قابل صد رشک بزرگ حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب سے حاصل ہوا۔ اس بندھن نے تو بھائی کی زندگی میں ایک حسین انقلاب برپا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خوش بخت اور نیک نصیبے والی اولاد سے نوازا جو سبھی عفت و عصمت اور دانش مندی کا نمونہ ہیں ان کے مرشد و آقا کی یہ دعا۔

؎ میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

خود ان کے حق میں رب کریم نے قبول فرمائی۔ میری بہو عزیزہ رفعت بصیر بھائی گل کے چھوٹے بھائی رشید احمد کی بیٹی تھیں اپنے بھائی کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی اس بھتیجی کو خود آکر ملنا اپنے اوپر لازم بلکہ فرض کر لیا ہوا تھا۔ چنانچہ قریباً ڈیڑھ ماہ قبل ہمارے ہاں تشریف لائے تو حسب دستور مجھے ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ زندگی پر ان کی گرفت مضبوط اور سخت تھی۔ ان کی موت کے بارہ میں تو ہم سوچتے بھی نہ تھے مجھے اس روز کچھ نحیف سے لگے۔ مگر قہقہوں کے پھول کھلا کر خزاں پر غالب آنے کی کوشش کرتے رہے۔ البتہ یہ دعا بے تاب تمنا بن کر ان کی زبان پر آئی کہ "آخری لمحات کی سختیوں سے اللہ محفوظ رکھے" ان کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی۔ مجھے بتایا گیا کہ بغیر کسی بیماری کے اور بغیر کسی قسم کے اضطراب کے ۱۳ جون کے پہلے پہر اچانک موت پر کمند پھینکی اور کامیاب رہے۔ پھر بے خوف و خطر موت کی وادی میں اس طرح چلے گئے جس طرح دن بھر کی محنت سے سرشار جاٹ شام کے دھندلکوں میں مست ہو کر شاداں و فرحاں اپنے گاؤں کی طرف جاتا ہے۔

؎ دل کو سکوں روح کو آرام آ گیا
موت آ گئی کہ دوست کا پیغام آ گیا

اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو ہمیشہ اپنی حفظ و پناہ میں رکھے۔ اس مالک پر ہمارا توکل ہے اور اس سے بڑی امیدیں ہیں کہ اس کی چادر رحمت بہت دراز ہے۔

بزبان سیدی و مرشدی ؎
یارب یہ گدا تیرے ہی در کا ہے سوالی
جو دان ملا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے

یاد رفتگان

محمد رفیع احمد۔ ایم اے

محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ

میری والدہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات مورخہ ۷ فروری ۹۱ء کو فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

آپ ضلع گجرات کے ایک دور افتادہ گاؤں سعد اللہ پور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی پیدائش سے بہت پہلے ہمارے نانا جان میاں امام دین صاحب احمدی ہو چکے تھے۔

والدہ محترمہ نانا جان کی اولاد میں سب سے بڑی تھیں۔ نانی جان کی وفات کے بعد اپنی چھوٹی بہن اور بھائی کو اپنے پاس شادیوال لے آئیں۔ ہمارے ماموں لڑکپن میں ہی تھے کہ سخت بیمار ہو گئے والدہ صاحبہ نے علاج اور تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی مگر ماموں جانبر نہ ہو سکے اور اوائل شباب میں انتقال کر گئے۔ اکلوتے بھائی کی وفات کا والدہ کو بہت صدمہ پہنچا عمر بھر بھائی کو یاد کرتی رہیں۔ ماموں کی پاکیزہ سرشت اور فرماں برداری کے واقعات سناتے ہوئے آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ والدہ صاحبہ نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے برادر اصغر مولانا غلام علی صاحب سے قرآن مجید اور دینی کتب پڑھی تھیں۔ پھر شادی کے بعد میرے دادا جان حضرت مولوی عمر دین صاحب سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے متذکرہ بالا دونوں رفقاء کی تربیت کے نتیجہ میں قرآن حکیم کی محبت والدہ صاحبہ کے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی۔ آپ قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول رہتیں۔ شادیوال میں ہمارے محلہ کی اکثر خواتین اور بچوں نے والدہ صاحبہ سے قرآن پاک پڑھا۔ ہمارا گھر تعلیم قرآن کا مدرسہ بنا رہتا۔ وقت بے وقت جب بھی کوئی طالبہ علم آ جاتی والدہ صاحبہ تمام کام چھوڑ کر قرآن کریم پڑھانے لگ جاتیں۔ والدہ صاحبہ کا شوق تعلیم اور خوشی دیکھ کر گاؤں کی بہت سی ناخواندہ خواتین تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن پاک پڑھنا سیکھ گئیں۔

آپ ائمہ جماعت واقفین زندگی اور خاندان بانی سلسلہ کے افراد کا بہت احترام کرتی تھیں۔ خاندان حضرت اقدس کی بزرگ خواتین سے اپنی ملاقات کے واقعات بڑے شوق سے ہمیں سناتیں۔ حضرت اماں جان اور سیدہ ام ناصر احمد صاحب کی شفقت کا خاص طور پر ذکر کیا کرتی تھیں۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحب والدہ صاحبہ کی عقیدت مندی پر آپ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ چنانچہ کہ مرتی ہیں اس وفات سے پہلے سیدہ موصوفہ نے والدہ صاحبہ کو پر شفقت خط لکھا۔ والدہ صاحبہ سیدہ ممدوحہ کی اس شفقت کو کبھی نہ بھولیں۔

سلسلہ کے مربیان اور مرکزی نمائندگان کی بہت عزت اور خدمت کرتیں۔ ان کی ضروریات کے انتظام میں مدد کر کے بہت خوشی محسوس کرتیں۔ آئمہ جماعت کی جاری فرمودہ تحریکوں میں دلی محبت اور جوش سے حصہ لیتیں۔ جماعتی اجتماعات میں شمولیت کا اہتمام کرتیں اور واپسی پر تقاریر کے اقتباسات آنکھوں دیکھے حالات اور مرکز کے تبرکات کا گھر میں کئی دنوں تک تذکرہ رہتا۔ والدہ صاحبہ بہت نفیس الطبع۔ معاملہ فہم اور علم دوست خاتون تھیں۔ ان کا گھر بہت صاف ستھرا ہوتا تھا۔ ان کی مفید گفتگو سے کئی گھروں کی باہمی ناراضگیاں ختم ہو جاتیں۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج اور اطاعت شعار تھیں۔ ہماری دادی صاحبہ کی ہمیشہ فرماں بردار رہیں۔ نہ انہوں نے کسی سے جھگڑا کیا اور نہ ان کی کسی سے تکرار ہوئی۔ بہت نرم خو اور ملنسار تھیں۔ آپ اپنی اولاد کو نصیحت کیا کرتیں کہ کسی کے کام آنا انسان کی خوش نصیبی ہوتی ہے۔ وہ واقعی بہت خوش نصیب تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں ایک لمبے عرصہ تک صدر لجنہ شادیوال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اگرچہ آپ نے معمولی تعلیم حاصل کی تھی تاہم رسائل و جرائد سے مطالعہ کتب کے شوق کی بدولت وسیع معلومات رکھتی تھیں۔ علم اور علماء کی بہت قدردان تھیں۔ بفضل خدا آپ نے اپنی ساری اولاد کو اچھی تعلیم دلوائی۔ بے حد صابرہ و شاکرہ اور قناعت پسند تھیں۔ نامساعد حالات میں بھی پرسکون رہتیں۔ ہماری والدہ صاحبہ ہمیں جنوں اور پریوں کی کہانیاں سنانے کی بجائے دینی تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واقعات اور

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

کالم ۴ سے آگے

خاندانی روایات کہانی کی طرز پر سنایا کرتی تھیں جس سے ہمارے اندر سلسلہ سے عقیدت و بزرگوں سے والہانہ محبت اور خدمت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ خاندانی تعلقات کے تذکرے چھیڑ کر مذہبی تعصبات اور معاشی ناہمواریوں کا شکار ہونے والے رشتوں کو یاد کرتیں اور تعلقات زندہ کرنے کی طرف توجہ دلاتیں والدہ صاحبہ کی دعاؤں کی قبولیت ہی کا نتیجہ ہے کہ ہم پانچوں بہن بھائیوں کو بفضلہ تعالیٰ خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ اس طرح وہ جذبہ جسے اگلی نسل کو منتقل کرنے میں والدہ محترمہ نے اپنی تمام توانائیاں صرف کر ڈالیں وہ جذبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دل و جان میں زندہ و تابندہ ہے۔

آخر میں دعا ہے خدا ہماری والدہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نیک کاموں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترم شیخ محمد صادق صاحب حافظ آباد کچھ عرصہ سے یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم سہیل مشتاق صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

○ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرزا کافی عرصہ سے پاؤں کے درد میں مبتلا ہیں۔ پاؤں کے نیچے حصہ میں زخم ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

مکرمہ انور بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقدیر صاحب بٹ موضع بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ مختصر علالت کے بعد ۵۸ سال کی عمر میں مورخہ ۱۵ر جون ۹۲ء بوقت ۱/۲ ۳ بجے صبح وفات پا گئیں۔ آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر بیت المہدی میں صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱:۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۸ر اگست ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ ہوگا۔

۲:۔ جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو اس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ یاد رہے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہوں وہ امتحان کے نتیجہ کی انتظار نہ کریں۔ بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

۳:۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

۴:۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۵:۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ نتیجہ نکلنے پر جلد اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۷۶ ۲۸۴ میں عبدالرحمٰن ولد TUR ARIFIN پیشہ پنشنر عمر ۵۵ سال بیعت ۶-۵-۱۹۵۵ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی -/۱۵،۰۰۰،۰۰۰ روپے (۲) موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی -/۱،۰۰۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرحمٰن انڈونیشیا۔
گواہ شد نمبر۱۔ M. YUSNAN. R پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ MUCHLIS پسر موصی۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

پوچھا کہ آپ سب سے زیادہ کس کے لئے دعائیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ اس شخص کے لئے دعا کرتا ہوں جو مجھے آ کر کہے کہ میرے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں آپ میرے لئے دعا کریں جب وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے حالانکہ وہ میرا واقف بھی نہیں ہوتا۔ تو میں اس پر اعتماد کیوں نہ کروں۔ پس فرمایا جو مجھ پر یقین رکھتا ہے اور میرے منشاء کے مطابق دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں لیکن جسے یقین نہ ہو اور وہ میرے منشاء کے مطابق دعا نہ کرتا ہو تو اس کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جب تک کہ وہ قطع رحم اور گناہ کے متعلق نہ ہوں۔ مگر اس صورت میں نہیں کہ وہ جلدی کرے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے کیا مراد ہے آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہنے لگتا ہے کہ میں نے بڑی دعا کی مگر میں دیکھتا ہوں کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ پھر وہ دعا سے تھک جاتا ہے اور دعا چھوڑ بیٹھتا ہے۔ غرض دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین رکھے اور مایوسی اس کے قریب بھی نہ پھٹکے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

ہوں۔ اور مجھے اپنے رب کے احسانات کی شکر گزاری سے فراغت ہی نہیں ملتی۔

کبھی اس مثال پر غور کرو کہ ایک شخص کو شکوہ تھا کہ وہ جوتیوں سے محروم ہے یہاں تک کہ اسے ایسا شخص نظر آیا جو ٹانگوں سے ہی محروم تھا۔ اور اس شخص کی شکر گزاری کا جذبہ دیکھو جو سیڑھی پر سے گرا اور ٹانگ ٹوٹ گئی تو اس نے کہا اللہ تیرا شکر ہے کہ صرف ٹانگ ہی ٹوٹی گردن کا منکا نہیں ٹوٹ گیا۔

یاد رہے کہ احسان شناسی اور مسرت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس مضمون کی ابتداء میں ہم نے یہ بات کہی تھی کہ انسان واویلا مچائے اور شور و غوغا کرے۔ اس لئے کہ اس کی بعض خواہشات اس کی اپنی مرضی سے کیوں نہیں پوری ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اس جہان میں بہشتی زندگی گزار ہی نہیں سکتا۔ اگر مایوسیاں اور محرومیاں اس کے جذبات پر حکمرانی شروع کر دیں۔

ہر انسان کی زندگی رحمتوں اور برکتوں سے معمور ہوتی ہے اگر وہ منظر عام پر نہیں تو انہیں ضرور تلاش کرنا چاہیئے اس ضمن میں چند شعروں کا ترجمہ پڑھیں (انگریزی)۔

اگر میں تفکرات اور پریشانیوں کی فہرست بنانے لگ جاؤں تو یہ ان گنت ہے۔ اس لئے میرے چہرے پر بشاشت کہاں سے آئے گی۔ مگر واہ واہ مجھے نعمتیں بھی تو حاصل ہیں۔ میں ان کو شمار کرتا رہتا ان سطور کے لکھنے کا مدعا یہ ہے کہ ہم اس دنیا میں جنت کے اثمار سے کس طرح مستفید ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کافی بیان ہو چکا ہے اور مزید لکھنا طوالت کا باعث ہو جائے گا۔ اس لئے اب ختم کرتا ہوں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

○ روپیہ دیا گیا تو کاریگر کا بازو ٹوٹ گیا۔
○ جو شخص کچھ کام نہیں کرتا وہ کافی سو لیتا ہے۔
○ خوبصورتی اور بیوقوفی کی اکثر رفاقت ہوتی ہے۔
○ کوئی اچھا سا وعدہ بیوقوف کو باندھ لیتا ہے۔
○ جو شخص چور کو لوٹ لیتا ہے وہ بھی ضرور چور ہی ہے۔
○ ایک اچھا قانون دان (وکیل) ایک برا ہمسایہ ہے۔
○ بند منہ میں کبھی مکھیاں نہیں پھنستی ہیں۔
○ ٹیڑھی لکڑی سے آگ تو اچھی طرح بن سکتی ہے۔
○ برا پہیا ہمیشہ زیادہ چیختا ہے۔
○ ہر ایک کمہار اپنے ہی برتنوں کی تعریف کرتا ہے۔
○ چھوٹی خوشی سے لمبا پچھتاؤ۔
○ ایک بیل لینے کے لئے ایک انڈا دینا۔
○ جس کے پاس گم ہونے والی کوئی چیز نہیں وہ محفوظ ہو کر سوتا ہے۔
○ ہوا میں قلعے تعمیر کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ مسلح افواج کے تعلقات عامہ کے ادارے نے فوج کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں فوج چور دروازے سے اقتدار میں نہیں آنا چاہتی۔ فوج حکومت کے ماتحت ہے۔ سندھ میں فوجی آپریشن کے لئے وزیر اعظم نے چیف آف آرمی سٹاف سے بات کی تھی۔ آرٹیکل ۱۴۷ کے اختیارات بھی فوج نے نہیں مانگے تھے قومی سلامتی کو لاحق خطرات کی وجہ سے فوج کا سندھ میں آنا ضروری ہو گیا تھا۔ سندھ کا مسئلہ معاشرتی معاشی اور سیاسی ہے۔ جسے نہ تو فوج حل کر سکتی ہے اور نہ ہی یہ اس کا کام ہے۔ سندھ آپریشن میں برتری سول حکومت کو حاصل ہے ہم ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔

○ ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے آٹھ اراکین قومی اسمبلی کے استعفے قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں دو وفاقی وزیر بھی شامل ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نواز شریف کی حکومت ہے اس نے ایم کیو ایم کو کچلنے کے لئے جو غیر جمہوری غیر انسانی اور غیر اخلاقی طریقے اختیار کئے ہیں اس سے کراچی حیدر آباد سندھ کے عوام حیران ہیں انہوں نے کہا کہ میں قسمیہ اور حلفیہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم نے کوئی ٹارچر سیل نہیں بنایا اگر ہم نے اپنے مخالفین کو اذیتیں دی ہوتیں تو کروڑوں عوام ہمیں ووٹ کیوں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی ایم کیو ایم جلسہ کرے تو لاکھوں عوام آئیں گے۔

○ الجزائر کے صدر محمد بودیاف کو ایک تقریب کے دوران ایک باوردی شخص نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ فائرنگ سے تقریب میں سراسیمگی پھیل گئی اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں ۳۰ دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ مسٹر محمد بودیاف کو ۲۶ سال کی جلاوطنی کے بعد موجودہ حکمران کونسل نے عام انتخابات کے نتائج کو مسترد کر کے صدر بنایا تھا۔ ان کی صدارت کا عرصہ صرف ۶ ماہ رہا۔ الجزائر میں ۶ ماہ قبل اسلامک سالویشن فرنٹ نے انتخابات کا پہلا مرحلہ جیت لیا تھا کہ حکمران کونسل نے دوسرا مرحلہ ملتوی کر کے پہلا مرحلہ بھی منسوخ کر دیا۔ جس کے بعد سے ملک میں فسادات جاری ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن برابری کی سطح پر نہیں ہو رہا۔ الذوالفقار کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیئے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے کہا ہے کہ وزیر اعظم ایک طرف ہمیں پیار کرتے رہے دوسری طرف مارتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت کی اکثریت ختم ہو چکی ہے نئے انتخابات کرائے جائیں۔

○ بنی گالہ اسلام آباد میں جو پولیس ایکشن کیا گیا اس کے متاثرین عدالتوں میں جا کر چارہ جوئی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس جگہ پر ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر کا مکان بھی تھا ان کا کہنا ہے کہ اگر عدالت نے ان کے خلاف فیصلے دیا تو وہ مکان سے دستبردار ہو جائیں گے

○ سندھ میں گورنر راج کے لئے مشورے کئے جا رہے ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ الٰہی بخش سومرو کو سندھ کا گورنر بنا دیا جائے گا۔

○ سینٹ میں سندھ کی صورتحال پر بحث کے دوران سینیٹروں نے کہا کہ ضیاء الحق نے سندھی عوام کو کلاشنکوف سے ڈرانے کے لئے ایم کیو ایم بنائی تھی۔ صدر، وزیر اعظم، جنرل اسلم بیگ، غوث علی شاہ اور جام صادق علی صورتحال خراب کرنے میں براہ راست ملوث ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ایک قرارداد میں ایم کیو ایم کو مالی امداد فراہم کرنے پر صدر اور وزیر اعظم سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ سندھ میں آپریشن کے دوسرے مرحلے میں الذوالفقار پی پی آئی اور جئے سندھ کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ کارروائی کے لئے ٹیمیں روانہ کر دی گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے تمام ایڈہاک ملازمین کی ملازمتوں میں ۳۱ دسمبر تک توسیع کر دی ہے۔

○ پیپلز پارٹی سندھ نے کہا ہے کہ وہ صوبائی وزارتیں قبول نہیں کرے گی۔ پی ڈی اے اور این پی پی کے مشترکہ پارلیمانی گروپ نے سندھ اسمبلی کے سپیکر کا انتخاب لڑنے پر اتفاق رائے کیا ہے تاہم گروپ نے اپنی حکمت عملی خفیہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ وہ ۵۵ اراکین کی حمایت حاصل کر کے گورنر سے کہیں گے وہ دوبارہ اعتماد کا ووٹ دلوائیں۔

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق

حب اٹھراء

۳۰ گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے

نپیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زدجامِ عشق

تیس ۳۰ گولی -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

اراضی برائے فروخت

زمین رقبہ تقریباً ۱۱ کنال محلہ طاہر آباد نزد جلسہ گاہ ساہیوال روڈ برائے فروخت ہے۔ سرمایہ کاری کیلئے بہترین موقع۔ پولٹری فارم یا فش فارم کیلئے بھی موزوں ہے۔ علاقہ کا پانی میٹھا ہے۔

رابطہ: کیپٹن عزیز احمد ۔ ربوہ فون: ۷۴۳

منیر احمد جاوید ۔ لاہور فون: ـــــ ۸۶۳۰۰۰

ـــــ محمد اشرف کھوکھر ۔ کراچی فون دفتر ۴۷۵۴۹۱ ـــــ

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) **ربوہ**

فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92.

ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED

6.7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD,
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA — GOVT LICENCE NO 1329